

## 5459 - کیا کسی مذہب کو حدیث پر مقدم کیا جا سکتا ہے

### سوال

میرا سوال احادیث اور سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مذاہب کے متعلق ہے ، میرے ملک کے لوگ شافعی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں ، تو بعض اوقات مذہب کو حدیث اور سنت پر مقدم کر لیا جاتا ہے تو اس حالت میں کیا میں سنت پر چلوں یا کہ شافعی مذہب اختیار کروں ؟

مثلاً شافعی مذہب میں اگر مرد عورت کو عمدا یا غلطی سے چھو لے تو اس کا وضوء ٹوٹ جاتا ہے چاہے وہ عورت محرم ہی کیوں نہ ہو ، اور میں نے حدیث میں یہ پایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے دوران عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ٹانگ ہلایا کرتے تھے -

ہمارے ہاں مسلمانوں کو یہ بتایا جاتا ہے کہ اثنائے حج وضوء کی نیت مذہب شافعی سے حنبلی مذہب کی طرف تحویل ہوجاتی ہے ، تو وہاں وہ اس طرح وضوء کرتے ہیں جس طرح کہ حنبلی ، اور اس کا سبب وہی ہے جو اوپر والی مثال میں بیان ہوا ہے ، تو کیا یہ صحیح ہے کہ اثنائے حج کسی ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف ہوا جائے ؟ اور یہ کہ شافعی مذہب میں نماز فجر میں دعاء قنوت سنت مؤکدہ ہے تو کیانبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے ، اور جو قنوت نہیں کرتا اس کا حکم کیا ہے ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

1 - انسان پر واجب یہ ہے کہ وہ اس کی اتباع کرے جس پر قرآن و سنت سے کوئی دلیل دلالت کرتی ہو چاہے وہ مذہب اور کسی مسلک کے مخالف ہی کیوں نہ ہو ، لیکن کتاب و سنت کی فہم وہی ہو جو کہ اسلاف کی ہے نہ کہ ہماری اور سلف سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں -

اور جو مثال آپ نے ذکر کی ہے اس میں صحیح قول یہ ہے کہ : عورت کو چھونے سے مطلق طور پر وضوء نہیں ٹوٹتا چاہے وہ شہوت کے ساتھ یا شہوت کے بغیر ہو -

اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی زوجہ کو چھوا اور بغیر وضوء کے نماز کے لئے چلے گئے -

لیکن اگر شہوت کے سبب سے کوئی چیز نکل آئی تو وہ اس کی بنا پر وضوء کرے گا لیکن چھونے کی وجہ سے نہیں -

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان : **یا تم عورتوں کو چھوؤ تو صحیح قول کے مطابق اس سے مراد جماع ہے** -

2 - اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ حج کا فریضہ ادا کرنے میں ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف جایا جائے ، بلکہ آپ اس طرح حج کریں جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ( اپنے مناسک کا طریقہ مجھ سے لے لو ) -

3 - صرف مصائب کے وقت نماز فجر میں قنوت کرنا صحیح ہے ، یعنی جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو یہ سنت اور مستحب ہے کہ نماز میں قنوت کی جائے تاکہ مسلمانوں سے یہ مصیبت ختم ہو ، لیکن دلائل سے ثابت اور صحیح یہ ہے کہ عام حالات میں یہ ثابت نہیں -

تو جو نماز فجر میں قنوت نہیں کرتا اس کی نماز صحیح ہے حتیٰ کہ شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اس کی نماز صحیح ہے -

واللہ تعالیٰ اعلم .